International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 02, July-Sep 2024
pp:126 - 132

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

عائلی مسئلہ (منگیتر کو دیکھنا) کے بارے میں ابن تیمیہؒ اور جمہور فقہاء کے اختلاف کا تقابلی جائزہ

A Comparative Study of Ibn Taymiyyah and the Consensus of Jurists on the Issue of Viewing the Fiancée

Mamoona Islam
Ph.D Scholar Department of Islamic Studies, The University of sargodha ,Pakistan
Dr.Feroz u din Shah
Professor,Department of Islamic Studies, The University of Sargodha

Abstract

Marriage is the only means of legal union between a man and a woman for the purpose of human reproduction, and it is a matter established by every religion and nation of the world. There is guidance in Islam about looking at a woman before marriage. According to Imam Ibn Taymiyyah, the fiancee cannot be seen in any case before marriage. While the Islamic scholars have denied it and have gone towards its justification. There are many arguments in the sources and basic books of Islamic teachings which have clearly supported the justification of this practice. And it seems logically correct that until the woman and the man at least look at each other and are satisfied, this process remains unfinished. A comparison has been made and the opinions of both of them have been resolved in the light of Shariah statements. Nowadays, it is very important to talk about this issue so that practice of uncivilized ways while arranging marriages in families and lawlessness ends and hence the series of legal marriages can start in the society within nations.

Keywords: legal union, human reproduction ,reforming, fiancee, Shariah.

CC BY

تعارف موضوع

عائلی مسائل میں نکاح معاشرے کا اہم ایشو ہے جس میں انسانی افزائش کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ نکاح سے پہلے منگیتر کو دیکھنا ضروری ہے یا نہیں اسکی اسلامی تعلیمات میں کتنی گنجائش ہے ؟اور کس حد تک دیکھا جاسکتا ہے ؟ عورت کو دیکھنے سے مراد صرف چہرہ دیکھنا ہی ہے یا اس کو چھوا بھی جاسکتا ہے؟ان سب امور کو تعلیمات اسلامیہ میں واضح کر دیا گیا ہے اور شرعی عبارات میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

شریعت اسلامیہ نے اجنبی عورت کو دیکھنے سے منع کیا ہے تاکہ نفس کی طہارت و پاکیزگی اور عفت و عصمت اور عزتیں قائم رہیں، لیکن کچھ حالات میں ضرورت اور حاجت عظیمہ کی وجہ سے شریعت اسلامیہ نے اجنبی عورت کو دیکھنے کی اجازت دی ہے۔

جس میں منگنی کرنے والے مرد کا اپنی منگیتر کو دیکھنا بھی شامل ہے کیونکہ اس کی وجہ سے ہی مرد اور عورت دونوں کی زندگی کا ایک نازک اور اہم فیصلہ شادی کی صورت میں ہوتا ہے۔ منگیتر کو دیکھنے کے متعلق فقہائے اسلام میں دو رائے پائی جاتی ہیں ایک یہ کہ یکسر دیکھنا حرام ہے اور دوسری یہ کہ دیکھ سکتا ہے اور یہ جائز و مشروع ہے۔ اس موقف میں ابن تیمیہ کا موقف ہے کہ شادی سے پہلے منگیتر کو دیکھنا جائز نہیں جبکہ جمہور علماء کا موقف ہے کہ جائز و مشروع ہے۔ زیر نظر تحریر میں امام ابن تیمیہ کا موقف و دلائل اور جمہور علمائے اسلام کے موقف و دلائل کا ذکر کر کے موازنہ کیا جائے گا۔

منگیتر کو دیکھنے کے بارے میں ابن تیمیہ کا موقف و دلائل

ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ منگیتر کی طرف شادی سے پہلے شہوت کی نظر ہو یا نہ ہو دیکھنا اصلاً ہی درست نہیں [1]

ابن تیمیہ نے اپنے اس موقف پر دلائل کے طور پر پہلی دلیل قرآن کی آیت کہ "عورتوں سے کہہ دیں اپنی نظریں نیچی رکھیں" [2] اس سے یہ استدلال کیا ہے کہ اگر عورتوں کو نیچی نظریں رکھنے کا حکم ہے تو مردوں کو اس سے زیادہ ہونا چاہئے۔ دوسری دلیل نبی کا اپنی بیویوں کو ابن ام مکتوم نابینا سے پردہ کا حکم [3] اس کے علاوہ عمومی دلیل کہ برائی کے ابتدائی راستوں پر بھی نہیں چلنا چاہئے تاکہ اس سے بچا جاسکے لہذا منگیتر کو نکاح سے پہلے دیکھنا درست نہیں۔

جمہور فقہاء کا منگیتر کو دیکھنے کے بارے میں موقف

جمہور علمائے اسلام منگیتر کو ایک نظر دیکھنے کے قائل ہیں اور اسے مشروع عمل سمجھتے ہیں ان کا موقف یہی ہے کہ جس سے نکاح کرنا ہو اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

امام ابو حنیفہ نے دونوں پاؤں، ہتھیلیاں، اور چہرہ دیکھنے کی اجازت دی ہے۔(4)

امام مالک کہتے ہیں:۔ صرف چہرہ، اور ہتھیلیاں اور ہاتھ دیکھ سکتا ہے۔

امام شافعی کہتے ہیں

> جب مرد کسی عورت سے شادی کرنا چاہے اس کے لیے عورت کو بغیر اوڑھنی کے دیکھنا جائز نہیں، ہاں اس کا سر ڈھانپے ہونے کی شکل میں صرف چہرہ اور ہاتھ اس کی اجازت اور اجازت کے بغیر بھی دیکھ سکتا ہے (یعنی چھپ کر(5)۔

امام نووی کہتے ہیں:

> جب لڑکی سے نکاح میں رغبت ہو تو اسے دیکھنا مستحب ہے تاکہ بعد میں ندامت نہ اٹھانی پڑے۔
>
> اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ دیکھنا مستحب نہیں بلکہ مباح ہے، اور احادیث کی روشنی میں پہلی بات ہی صحیح ہے، دیکھنے میں تکرار اس کی اجازت اور بغیر اجازت دونوں طریقوں سے جائز ہے، اگر دیکھنا ممکن نہ ہو سکے تو کسی عورت کو اسے دیکھنے بھیجے جو اسے اچھی طرح دیکھ کر اس کی صفات مرد کے سامنے رکھے۔ اور عورت بھی جب شادی کرنا چاہے تو وہ بھی مرد کو دیکھ سکتی ہے اس لیے کہ جس طرح مرد کی پسند ہے اسی طرح عورت کی بھی پسند ہے۔ عورت کا چہرہ اور ہتھیلیاں دونوں طرف سے دیکھ سکتے ہیں اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں دیکھی جا سکتی۔(6)

امام احمد سے دو روایات ہیں:

پہلی روایت: ہاتھ اور چہرہ دیکھ سکتا ہے۔

دوسری روایت: عام طور پر جو ظاہر ہو وہ دیکھ سکتا ہے مثلاً گردن، پنڈلیاں، وغیرہ۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی نے المغنی (7 / 454) اور امام ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ تعالی نے تھذیب السنن (3 / 25-26) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے فتح الباری (11 / 78) میں نقل کیا ہے۔

کتب حنابلہ میں معتمد روایات دوسری ہے

ابن عابدین کہتے ہیں:

چہرہ، ہتھیلیاں، اور قدم دیکھنے مباح ہیں اس سے تجاوز کرنا صحیح نہیں [7]

زیلعی کا کہنا ہے: مرد کے لیے اپنی منگیتر کے چہرہ اور ہتھیلیوں کو چھونا جائز نہیں اگرچہ شہوت کا خدشہ نہ بھی ہو۔ ایک تو اس کی حرمت ہے اور پھر اس کی ضرورت بھی نہیں اور درر البحار میں ہے کہ " قاضي، گواہ، اور منگیتر کے لیے عورت کو چھونا جائز نہیں، چاہے ان سب کو شہوت کا خدشہ نہ بھی ہو کیونکہ اس کی ضرورت ہی نہیں [8]

اس صدی کے عظیم سکالر محمد ناصر الدین البانی بھی اسی کے قائل ہیں [9]

علماء کے دلائل

علماء کے موقف کی تائید میں دلائل میں سے پہلا یہ کہ نبی نے فرمایا

> (جب تم میں سے کوئی ایک کسی عورت سے منگنی کرے تو اگر اس سے نکاح میں رغبت دلانے والی چیز دیکھ سکے تو اسے ایسا کرنا چاہیے) جابر کہتے ہیں کہ میں نے ایک لڑکی سے منگنی کی اور میں اسے دیکھنے کے لیے چھپ جایا کرتا تھا حتی کہ میں نے اس کا وہ کچھ دیکھا جس نے مجھے نکاح کی دعوت دی تو میں نے اس سے شادی کرلی [10]

اور ایک روایت میں ہے کہ:

> جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں میں نے بنو سلمہ کی ایک لڑکی سے منگنی کی اور میں اسے دیکھنے کے لیے کھجور کے تنوں میں چھپ جایا کرتا تھا حتی کہ میں نے اس سے نکاح کی رغبت دیکھی تو اس سے شادی کرلی۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ ایک شخص نبیؐ سے کہنے لگا میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کی ہے، رسول اکرمؐ اسے فرمانے لگے کیا تم اسے دیکھا ہے؟ وہ کہنے لگا نہیں، نبیؐ نے فرمایا: جاؤ اسے جاکر دیکھو کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔[(11)]

تیسری دلیل یہ ہے کہ مغیرہ بن شعبہؓ نے ایک عورت سے منگنی کی تو رسول اللہؐ فرمانے لگے:

کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟ تو انہوں نے نفی میں جواب دیا تو نبی فرمانے لگے:

جاؤ اسے جاکر دیکھو کیونکہ ایسا کرنا تم دونوں کے مابین زیادہ استقرار کا باعث بنے گا۔[(12)]

اور ایک روایت میں ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے ایسا ہی کیا، راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے اس سے شادی کرلی[(13)]۔

چوتھی دلیل یہ ہے کہ ایک عورت نبیؐ کے پاس آئی اور کہنے لگی اے اللہ کے رسول میں اپنے آپ کو آپ کے لیے ھبہ کرتی ہوں، نبی نے اس کی طرف دیکھا اور اپنی نظریں اوپر کرنے کے بعد نیچے کرلیں جب عورت نے دیکھا کہ نبی نے کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئی۔ صحابہ کرام میں سے ایک صحابی کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے اللہ تعالی کے رسول اگر آپ کو اس عورت کی ضرورت نہیں تو میرے ساتھ اس کی شادی کردیں، رسول اکرمؐ نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے؟ اس صحابی نے جواب دیا اے رسول اللہؐ کی قسم میرے پاس کچھ نہیں، نبی نے فرمایا جاؤ اپنے گھر والوں کے پاس دیکھو ہو سکتا ہے کچھ مل جائے، وہ صحابی گیا اور واپس آکر کہنے لگا اللہ کی قسم مجھے کچھ بھی نہیں ملا۔ نبی نے فرمایا دیکھو اگر لوہے کی انگوٹھی ہی مل جائے وہ گیا اور واپس آکر کہنے لگا اے اللہ کے رسول اللہؐ کی قسم لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی، لیکن میرے پاس یہ چادر ہے اس میں سے نصف اسے دیتا ہوں، نبی فرمانے لگے اس کا تم کیا کروگے اگر اسے تم باندھ لو تو اس پر کچھ بھی نہیں ہوگا، وہ شخص نبی کی یہ بات سن کر بیٹھ گیا اور جب زیادہ دیر بیٹھا رہا تو اٹھ کر چل دیا رسول نے اسے جاتے ہوئے دیکھا تو اسے واپس بلانے کا حکم دیا جب وہ واپس آیا تو نبی فرمانے لگے تجھے کتنا قرآن آتا ہے؟ اس نے جواب دیا فلاں فلاں سورۃ آتی ہے نبیؐ نے فرمایا کیا اسے زبانی پڑھ سکتے ہو؟ وہ کہنے لگا جی ہاں، نبی فرمانے لگے: جاؤ میں نے جو تمہیں قرآن کریم حفظ ہے اس کے بدلہ میں اس کا مالک بنادیا۔[(14)]

نبی نے ایک عورت سے شادی کرنا چاہی تو ایک عورت کو اسے دیکھنے کے لیے بھیجا اور اسے کہنے لگے: اس کے اگلے دانت اور اس کی ایڑیوں کے اوپر والے حصہ کو دیکھنا۔[15]

اس کی تائید صحابہ کرامؓ کے عمل سے بھی ہوتی ہے جنھوں نے سنت پر عمل کیا ان میں محمد بن مسلمۃ، جابر بن عبداللہ شامل ہیں اس لیے کہ یہ دونوں ہی اپنی منگیتر کو دیکھنے کے لیے چھپ جاتے تھے تا کہ اس سے نکاح کی دعوت دینے والی چیز دیکھ سکیں۔[16]

موازنہ

مذکورہ بالا تحریر میں ابن تیمیہ کو دلائل عموم پر دلالت کرتے ہیں جب کہ اس کے مقابلہ میں علماء کا موقف درست معلوم ہوتا ہے ان کے دلائل پختہ ہیں اور نصوص سے ثابت ہیں۔ جمہور علما کے ہاں منگیتر کا صرف چہرہ اور ہتھیلیاں دیکھنا مباح ہے کیونکہ چہرے سے اس کی خوبصورتی اور بدصورتی کا پتہ چلتا ہے اور ہتھیلیوں سے عورت کے بدن کے نرم، درشت اور باریک اور موٹے ہونے کا علم ہوتا ہے لیکن الگ سے ملاقات کرنا اور خلوت میں گفتگو سے بچا جائے۔ اگر دیکھنا ممکن نہ ہو تو کسی عورت کو اس کے دیکھنے پر مامور کیا جا سکتا ہے۔ مرد کے لیے بار بار نظر اٹھا کر دیکھنا جائز ہے تا کہ اس کے محاسن میں غور کر سکے کیونکہ اس کے بغیر مقصد حاصل نہیں ہوتا منگنی کرنے والے مرد کے لیے اپنی منگیتر کو دیکھنا جائز ہے چاہے وہ اسے اس کی اجازت اور علم کے بغیر ہی دیکھ لے۔

خلاصہ بحث

انسانی افزائش نسل کے لیے مرد اور عورت کے قانونی ملاپ کا ذریعہ صرف نکاح ہے اور یہ دنیا کے ہر مذہب اور اقوام کے ہاں طے شدہ امر ہے۔ اسلام میں نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنے کے بارے میں راہنمائی موجود ہے۔ امام ابن تیمیہؒ کے ہاں شادی سے پہلے منگیتر کو ہر صورت میں نہیں دیکھا جا سکتا۔ جبکہ جمہور علماء نے اس کا انکار کیا ہے اور وہ اس کے جواز کی طرف گئے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مصادر اور بنیادی کتب میں بہت سے دلائل موجود ہیں جن سے واضح طور پر اس عمل کے جواز کی تائید کی گئی ہے۔ اور یہ عقلا بھی درست معلوم ہوتا ہے کہ جب تک کم از کم عورت اور مرد ایک دوسرے کو ایک نظر دیکھ نہ لیں اور مطمئن نہ

ہو جائیں اس وقت تک یہ عمل تشنہ رہ جاتا ہے۔اس تحریر میں ابن تیمیہ اور فقہاء کی رائے کا موازنہ کیا گیا ہے اوران دونوں کی رائے کو شرعی عبارات کی روشنی میں حل کیا گیا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

(1) ابن تیمیہ، مجموع الفتاوی، مکتبہ مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، 2001، 396/15

(2) النور24:30

(3) ترمذی، محمد بن عیسی، مکتبہ دار السلام، الریاض، 1998، رقم الحدیث:2778

(4) بدایۃ المجتہد ونھایۃ المقتصد 10/3

(5) الحاوی الکبیر(34/9

(6) روضۃ الطالبین وعمدۃ المفتین 7 / 19

(7) حاشیہ ابن عابدین(325/5

(8) رد المختار علی الدر المختار 5 / 237

(9) السلسلۃ الصحیحۃ(156/1

(10) ابو داود، رقم الحدیث:1834۔

(11) صحیح مسلم، رقم الحدیث:1424

(12) سنن دار قطنی، رقم الحدیث: 2341

(13) سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:1234

(14) صحیح بخاری، 19/7، صحیح مسلم(143/4)

(15) مستدرک الحاکم، 166/2

(16) السلسلۃ الصحیحۃ: 156/1